www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark

مادہ	الفاظ اور عنوان
ذمم	ذِمَّۃ ذمہ داری۔ عہد
	مذموم ناپسندیدہ
	ذَمّ بُرا بھلا کہنا
ذنب	ذنب (ج ذنوب) گناہ۔
	ذَنُوب ڈول
ذود	ذَادَ روکنا
ذوق	ذَاقَ (چکھنا) ذائقۃ مزا
	(اذاق چکھانا (۱۶/۱۱۲)
ذھب	(ذَھَب سونا (دھات) ض ۲/۵)
	ذَھَبَ جانا اَذْھَبَ (لے جانا)
ذھل	ذَھَلَ بھولنا۔
ذی	ذُو۔ ولا، والے۔
ذیع	اَذَاعَ مشہور کرنا۔
	ر
رأس	رَأس سر ض ۲/۴
رأف	رءوف مہربان (رافتہ ترس کھانا)
رأی	رُؤیا خواب
	رَأی دیکھنا اَرَای دکھلانا
	اُرِی دکھلانا (رِیاء نمائش)
رب	رَبّ پروردگار۔ مالک
	رَبَّانی نیک بخت
	رَبَّ پرورش کرنا
	(ربائب پچھلگ اولاد (ض ۲/۴)
ربح	رَبِحَ فائدہ ہونا
ربص	تَرَبَّصَ انتظار کرنا
ربط	رَبَطَ باندھنا۔ مضبوط کرنا
	(ربط علی القلب ض ۵/۹)
	رَابِطْ ثابت قدم رہنا
ربو	رِبَا سود ربوۃ ٹیلہ۔ زمین

مادہ	الفاظ اور عنوان
	رابیۃ سخت
	رَبّی رَبّٰی پرورش کرنا اَربٰی بڑھانا
رتع	رَتَعَ کھانا
رتق	رَتَق ملنا (ض ۲/۴)
رتل	رَتّل پڑھنا
رج	رَجّ کانپنا
رجز	رُجز گندگی رِجز گندگی عذاب
رجس	رِجس گندگی۔ عذاب۔ ناپاک
رجع	رَجَعَ لوٹنا۔ جواب دینا
	اَرجَعَ لوٹانا
	(تَرَاجَعَ ایک دوسرے کی طرف
	لوٹنا (۲/۲۳۰)
رجف	رَجَفَ کانپنا۔ عذاب۔
	(رجفۃ زلزلہ)
	اَرْجَفَ مشہور کرنا
رجل	رِجل پاؤں رَجُل مرد
	رَجِل (پیدل) چلنا
رجم	رَجَمَ پھینکنا۔ مارنا۔ دھتکارنا
رجو	رَجُو (ج ارجاء) کنارا۔ رجا
	امید لگانا اَرجِی پیچھے کرنا
رجہ	اَرجِہ پیچھے ڈالنا
رحب	رَحُبَ فراخ ہونا مرحبا کہنا ([illegible])
رحق	رحیق شراب
رحل	رَحْل سامان رَحَلَ سفر کرنا
رحم	رَحمٰن۔ رَحِیم مہربان
	(رَحم، رحم۔ (ج ارحام)
	بطن مادر) ض ۲/۴
رخو	رُخَاء آہستہ آہستہ
ردأ	رِدْاً مدد دینا

مادہ	الفاظ اور عنوان
رد	رَدّ پھیرنا۔ لوٹانا اِرْتَدّ پھر لوٹنا
	تَرَدَّدَ۔ لٹکنا
ردف	رَدِف پیچھے آنا اَرْدَفَ
	پیچھے لگانا۔ لگاتار
ردم	رَدْم دیوار
ردی	رَدی۔ تَرَدّٰی ہلاک ہونا۔ گرنا
	اَرْدٰی ہلاک کرنا۔ گرانا
رذل	اَرَاذِل ذلیل
رزق	رِزق خوراک۔ مال و دولت
	رَزَق کھلانا۔ مال و دولت دینا
رسخ	رَاسِخ مضبوط
رسس	رَسّ کنواں (اصحاب الرس ض ۱/۲)
رسو	اَرْسٰی گاڑنا رَوَاسِی پہاڑ
رشد	رَشَد ہدایت پانا اَرْشَدَ ہدایت
	دینا رَشِید نیک بخت
رصد	رَصَدَ (گھات لگانا) چوکیدار
رصص	رَصّ جوڑنا۔ مضبوط بنانا
رضع	(رَضَعَ دودھ پلانا
	رضاعۃ دودھ پلانے کی مدت
	اِسْتَرْضَعَ دودھ پلوانا ض ۲/۴ (۲/۲۳۳)
رضو	رِضوان۔ مرضاۃ رضامندی
رضی	رَضِی خوش ہونا۔ راضی ہونا
	اَرضی خوش کرنا
	تَرَاضِی آپس میں راضی ہونا
	اِرتَضٰی پسند کرنا
رطب	رَطب تازہ (ہرا) رُطَب
	(تازہ) کھجور
رعب	رَعَب ڈرنا
رعد	رَعْد بجلی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ فَرَقَ، کسی چیز کو پھاڑ کر الگ کر دینا۔ (مف) پھر اس الگ شدہ حصّہ کو فِرق اور اگر انسانوں کا گروہ ہو تو اسے فرقہ کہتے ہیں۔ قرآن میں ہے؛

وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ (۲/۵۰) — اور جب ہم نے تمہارے لیے دریا کو پھاڑ کر الگ کر دیا۔

اور دوسری جگہ ہے؛

فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ (۲۶/۶۳) — تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا گویا بڑا پہاڑ (ہے)۔

پھر فَرَقَ کا استعمال معنوی طور پر بھی ہوتا ہے۔ یعنی دو قسم کی چیزیں جو بظاہر ایک ہی نظر آتی ہوں مگر حقیقتاً الگ الگ ہوں تو ان کو الگ کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآن میں ہے؛

قَالَ رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ فَافْرُقْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ۔ (۵/۲۵) — موسیٰؑ نے (خدا سے) التجا کی کہ پروردگار! میں اپنے اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں جدائی ڈال دے۔

اور فَرَّقَ بمعنی کسی جماعت سے الگ ہونا، علیحدہ فرقہ بنا لینا۔ قرآن میں ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا۔ (۶/۱۶۰) — جن لوگوں نے اپنے دین میں (بہت سے رستے نکالے اور) کئی کئی فرقے ہو گئے۔ (جالندھری)

۲۔ فَتَقَ: کے معنی کسی چیز میں بڑا سا شگاف ڈال کر اسے کھول دینا ہے۔ جیسے نافۂ مشک کو کھولا جاتا ہے (م ا) یا دو متصل چیزوں کو الگ الگ کرنا اور اس کی ضد رَتَقَ ہے بمعنی کسی چیز کا گڈمڈ شدہ اور جڑی ہوئی ہونا (مف) چنانچہ قرآن میں ہے:

اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا۔ (۲۱/۳۰) — آسمان اور زمین دونوں ملے ہوئے تھے تو ہم نے ان کو جُدا جُدا کر دیا۔

۳۔ عَزَلَ، کسی کو اس کے اصل کام یا مقصد سے علیحدہ کر دینا۔ بیکار کر دینا۔ ایک جانب لگا دینا (م۔ا۔منجد) اسی سے معزول اس شخص کو کہتے ہیں جو کام سے علیحدہ کر دیا گیا ہو۔ اور عُزلت گوشۂ تنہائی کے معنوں میں آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ۔ (۳۳/۵۱) — اور جس بیوی کو تم نے علیحدہ کر دیا ہو اگر اس کو پھر اپنے پاس طلب کر لو تو تم پر کچھ گناہ نہیں۔

۴۔ جَنَبَ: جنب کے بنیادی معنی دو ہیں (۱) پہلو (۲) بُعد ہونا اور جَنَبَ کے معنی کسی کو کسی آفت یا مصیبت سے دُور رکھ کر بچا لینا (م۔ل)

قرآن میں ہے؛

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ — اور جب ابراہیمؑ نے دُعا کی کہ میرے پروردگار! اس شہر مکہ کو امن کی جگہ بنا دے اور مجھے اور میری اولاد کو اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولد اور ابن میں دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ ابن اور بنت کے الفاظ نسب اور رشتہ کو ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں۔ جیسے عیسٰی بن مریم، مریم ابنت عمران۔ بَنِیْ اِخْوَانِہِنَّ اور بنات الاخ وغیرہ۔ ولد وغیرہ استعمال نہیں ہوتے۔

اور تیسرا فرق یہ ہے کہ ابن اور بنت کے الفاظ کنیت کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اور کنیت میں ابو اور ام بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ اس صورت میں ایک ادنیٰ سی مشابہت یا تعلق ہی کافی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً ابوتراب، ابوہریرہ، ام الخبائث (شراب) ام الامراض (قبض) اسی طرح ابن الوقت۔ ابن السبیل۔ ابن الادھم، بنت الکرم (انگور) اور بنات النعش (کہکشاں) وغیرہ استعمال ہوتے ہیں۔ ولد اور اس کے مشتقات کنیت کے لیے بھی استعمال نہیں ہوتے۔

۶۸۔ بیٹھنا

کے لیے جَلَسَ، قَعَدَ اور جَثَا (جثو) کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱۔ جَلَسَ، بیٹھ جانے کے معنوں میں اس کا استعمال عام ہے۔ خواہ کوئی لیٹنے کی حالت سے اُٹھ کر بیٹھ جائے یا کہیں سے آ کر یا کھڑے ہونے کے بعد بیٹھ جائے (ضد قام) اور جَلْسٌ بمعنی بلند اور سخت زمین اور جَلَسَ بمعنی کسی سخت جگہ پر اپنی مقعد رکھنا اور بیٹھنے کی جگہ کو مجلس کہا جاتا ہے۔ اور ان لوگوں کو بھی جو اکٹھے بیٹھے ہوں (ج۔ مجالس) اور جلسہ اسم مرہ ہے بمعنی ایک بار بیٹھنا یا بیٹھنے کی حالت (مف منجد) ارشادِ باری ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ۔ (۵۸/۱۱)	اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجالس میں کھل کر بیٹھو تو کھل بیٹھا کرو اللہ تم کو کشادگی بخشے گا۔

۲۔ قَعَدَ، کئی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (۱) کھڑا ہونے کی حالت سے بیٹھ جانا اور قعدۃ اسم مرہ ہے۔ بمعنی ایک بار بیٹھنا جیسا کہ دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے ہیں۔ (م۔ ق) قرآن میں ہے:

فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (۶/۶۸)	یاد آنے کے بعد ظالم لوگوں کے ساتھ مت بیٹھو۔

(۲) بمعنی بیٹھ رہنا۔ کوئی کام نہ کرنا۔ اصل کام سے اعراض کرنا۔ ان معنوں میں جَلَسَ استعمال نہیں ہوتا۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ لِيُؤْذَنَ لَهُمْ وَقَعَدَ الَّذِيْنَ كَذَبُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (۹/۹۰)	اور صحرانشینوں میں سے بھی کچھ لوگ عذر کرتے ہوئے تمہارے پاس آئے کہ ان کو بھی اجازت دی جائے اور جنھوں نے خدا اور رسولؐ سے جھوٹ بولا وہ (گھر میں) بیٹھ رہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (۲/۲۶۰) اس واسطے چاہتا ہوں کہ تسکین ہو جائے میرے دل کو (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) غم و تفکرات سے سکون کے لیے سَكِيْنَةٌ اور (۲) شکوک و شبہات سے نجات کے لیے اِطْمِينَان کا لفظ آتا ہے۔

۱۴۔ تعبیر بتلانا

کے لیے عَبَّرَ، اَوَّلَ اور اَفْتٰى کے الفاظ قرآن میں آئے ہیں۔

۱۔ عَبَرَ: بمعنی کسی وادی یا نہر کو پار کر جانا اور عِبَارَةُ الرُّؤْيَا اور عَبَّرَ الرُّؤْيَا بمعنی خواب کی تعبیر بیان کرنا اور عَبَّار بمعنی تعبیر خواب دینے والا (منجد) اور اَلْعِبْرَةُ وَالْاِعْتِبَارُ بمعنی کسی دیکھی ہوئی چیز سے ان دیکھے نتائج تک پہنچنا۔ اور تعبیر بمعنی خواب کا انجام بتلانا (مف) قرآن میں ہے:

اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّؤْيَا تَعْبُرُوْنَ (۱۲/۴۳) اگر تم خواب کی تعبیر بیان کر سکتے ہو۔

۲۔ اَوَّلَ: (تاویل) بمعنی کسی چیز کو اس کی غایت یا انجام کی طرف لوٹانا۔ اور یہ لفظ تعبیر سے اعم ہے۔ کیونکہ تاویل کے معنی مطلق کسی بات کا انجام بیان کرنا۔ خواہ یہ خواب ہو یا کوئی دوسری بات ہو۔ جبکہ تعبیر کا لفظ خواب کا انجام بیان کرنے کے لیے مخصوص ہے اور صاحب فروق اللغویہ کے نزدیک تاویل تشابہ چیز کی ہی کی جاتی ہے (فق۔ل ۴۳) ارشادِ باری ہے:

وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ (۱۲/۳۶) دوسرے نے کہا کہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ اپنے سر پر روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے ان میں سے کھا رہے ہیں تو ہمیں اس کی تعبیر بتلا دیجئے!

۳۔ اَفْتٰى: بمعنی کسی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کا حل بتلانا۔ فتویٰ ایک شرعی اصطلاح ہے یعنی کسی مشکل اور پیچیدہ مسئلہ کا شرعی حل پیش کرنا۔ بتلانا۔ اور استفتاء بمعنی کسی عالم سے ایسے مسئلہ کا حل پوچھنا۔ قرآن میں اَفْتٰى کا لفظ خواب کی تعبیر کے لیے صرف اس لحاظ سے آیا ہے کہ جس خواب کی تعبیر مطلوب تھی وہ خواب بڑا پیچیدہ اور مشکل تھا۔ قرآن میں ہے:

يٰٓاَيُّهَا الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ (۱۲/۴۳) بادشاہِ مصر نے کہا، اے سردارو! مجھے میرے خواب کی تعبیر بتلاؤ!

اور اسی پیچیدہ خواب کو ان تعبیر بتلانے والوں نے اضغاث احلام کہہ کر ٹال دیا۔ پھر یوسفؑ کے آزاد شدہ ساتھی نے کہا:

يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ (۱۲/۴۶) یوسف! اے سچے دوست ہمیں اس خواب کی تعبیر بتلائیے کہ سات موٹی گائیں؟ ...

ماحصل: (۱) عبر اور تعبیر کا لفظ خواب کا انجام بتلانے سے خاص ہے۔

(۲) تاویل: کسی بات یا واقعہ کا انجام بتلانا عام ہے جس میں خواب بھی شامل ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا (۱۸/۱۴) اس وقت ہم نے بعید از عقل بات کہی۔

ماحصل: (۱) جَاوَزَ: مجوزہ مقام سے آگے نکل جانا۔
(۲) اَسْرَفَ: حدِ اعتدال سے آگے نکل جانا۔
(۳) بَغٰی: کسی خواہش کی تکمیل کے لیے تجاوز کر جانا۔
(۴) عَدٰی اور اِعْتَدٰی: راہِ حق اور احکامِ الٰہی سے تجاوز۔
(۵) فرط: بلا سوچے سمجھے یا جلد بازی میں حد سے بڑھنا۔
(۶) سَلَقَ: ہاتھ اور زبان سے دوسرے پر زیادتی کرنا۔
(۷) غَلَا: فرطِ عقیدت سے کسی کی قدر و منزلت میں حد سے بڑھنا۔ انتہاپسندی سے کام لینا۔
(۸) شَطَطًا: جھوٹ میں ایسا مبالغہ جسے عقل تسلیم نہ کرے۔

۶۔ حد سے کم کرنا

کے لیے فَرَّطَ[1] اور قَصَرَ[2] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ فَرَّطَ: فرط کا لفظ لغت اضداد سے ہے۔ فرط کے معنی، جیسا کہ ہم پہلے وضاحت کر چکے ہیں۔ بلا سوچے سمجھے یا جلد بازی میں حد سے آگے نکل جانے یا زیادتی کرنے کے ہیں۔ اور فَرَّطَ کے معنی بلا سوچے سمجھے یا جلد بازی میں حد سے پیچھے رہ جانے یا کمی کرنے یا کوتاہی کرنے کے ہیں۔ قرآن میں ہے:

اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰی عَلٰی مَا فَرَّطْتُ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ (۳۹/۵۶) مبادا اس وقت کوئی نفس یہ کہنے لگے، ہائے افسوس اس کوتاہی پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کی۔

۲۔ قَصَرَ: مقررہ حد میں سے کچھ کم کر دینا یا کم رہ جانا۔ قَصَرَ السَّهْمُ بمعنی تیر کا نشانہ تک نہ پہنچنا۔ قصر الصلوۃ نماز پوری نہ پڑھنا بلکہ اس میں کچھ کم کر دینا۔ قَصَّرَ الشَّعْرَ بمعنی بالوں کا کچھ حصہ کتروا دینا اور قَصُرَ بمعنی چھوٹا ہونا (منجد) اسی سے قصور، تقصیر اور قاصر کے الفاظ ہماری زبان میں مشہور ہیں۔ قرآن میں ہے:

فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ (۴/۱۰۱) تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم نماز کم کر کے پڑھو۔

ماحصل: فَرَّطَ کا لفظ کسی کام کو صحیح طور پر سرانجام نہ دینے اور کوتاہی کرنے کے لیے آتا ہے جبکہ قصر کسی چیز کی مقدار میں کمی کے لیے آتا ہے۔

۷۔ حرام

کے لیے حَرَام[1] اور سُحْت[2] کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ حرام: ایسی باتیں یا اشیا، جن سے شریعت نے سختی سے منع کر دیا ہو۔ صاحب مقائیس اللغۃ کے الفاظ میں اس کے معنی "المنع الشدید" ہے۔ یہ لفظ عام ہے۔ مثلاً والدین کی نافرمانی بھی حرام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ — رنگ

کے لیے لَوْن اور صِبْغَۃ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ لَوْن: قدرتی رنگ مثلاً سیاہ، سفید، سبز، لال، زرد، نیلا وغیرہ (ج اَلْوَان) ارشادِ باری ہے:

وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا (۳۵/۲۷) اور پہاڑوں میں سفید، سُرخ اور مختلف رنگوں کی دھاریاں ہیں۔

۲۔ صِبْغَۃ: صَبَغَ بمعنی رنگنا۔ رنگ چڑھانا۔ اور صَبَّاغ بمعنی رنگریز (منجد) اور صبغۃ کا لفظ مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں مستعمل ہے۔ معنوی صورت میں اس کا معنی کسی انسان پر کسی دوسری چیز کا پیدا کردہ اثر اور رنگ ڈھنگ ہوتا ہے اور صَبَغَ بِالْمَاءِ پانی سے بپتسمہ دینا۔ اور تَصَبَّغَ فِي دِيْنِهِ کسی پر دین کا رنگ اچھی طرح چڑھنا۔ مذہب میں پختہ ہونا ہے۔ (منجد) قرآن میں ہے:

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً (۲/۱۳۸) رنگ اللہ ہی کا ہے۔ اور اللہ کے رنگ سے بہتر اور کیا چیز ہو سکتی ہے؟

ماحصل: لَوْن قدرتی رنگ کو کہتے ہیں۔ اور صِبْغَۃ وہ رنگ ہے جو خود چڑھایا جائے خواہ مادی ہو یا معنوی۔

روانہ ہونا کے لیے دیکھیے "سفر کرنا"

۱۵ — روشنی — روشن ہونا، کرنا

کے لیے اَنَارَ (نور)، اَضَاءَ (ضیاء)، نَارَ، جَلّٰی اور تَجَلّٰی (جلو) وَهَجَ، اَشْرَقَ، اَسْفَرَ اور اَبْصَرَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ اَنَارَ: نور بمعنی روشنی جو چیزوں کو ظاہر کرے (منجد) وُہ پھیلنے والی روشنی جو اشیاء کے دیکھنے میں مدد دیتی ہے (مف) نور مادی اور معنوی دونوں صورتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے فرمایا:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (۳۹/۲۲) بھلا جس شخص کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے کھول دیا ہو اور وُہ اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی پر ہو۔

اس آیت میں نور سے مراد راہِ ہدایت بھی ہے اور دل کا نور بھی۔

نور تین قسم کا ہوتا ہے (۱) روشن چیزوں کا مثلاً سورج، چاند، ستاروں اور چراغ وغیرہ کا نور جن کے بغیر انسان ظاہری چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ (۲) آنکھ کا نور کہ اس کی عدم موجودگی میں روشن چیزوں کا نور بے کار ہوتا ہے (۳) وحی یا دین کا نور جس کی عدم موجودگی میں انسان ہدایت کے نور سے استفادہ نہیں کر سکتا جس طرح انسان آنکھ کے بغیر ظاہری چیزوں کو دیکھ نہیں سکتا۔ اسی طرح دل کے اندھے کے لیے تعلیماتِ الٰہیہ بے کار ثابت ہوتی ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی بادشاہ کا جانشین (منجد) ہے۔ اور بعض اہل لغت کے نزدیک عہد دوطرفہ وعدہ ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک مشروط وعدہ کا نام عہد ہے (فق ل ۴۲۳) ارشادِ باری ہے:

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (۱۷/۳۴) — اور عہد کو پورا کرو۔ بلاشبہ عہد کے متعلق باز پرس ہوگی۔

دوسرے مقام پر ہے:

اَوْفُوْا بِعَهْدِیْۤ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (۲/۴۰) — تم میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا۔

۳۔ ذِمَّة: ذِمَّۃ دراصل عہد کی ایک قسم ہے۔ یعنی عہد وفا۔ نیز بمعنی امان۔ حفاظت کی ذمہ داری کسی کو پناہ دینے کا عہد۔ اور اہل الذمہ وہ لوگ ہیں جنہیں جزیہ کے عوض امان دی گئی ہو۔ ارشادِ باری ہے:

وَاِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ لَا یَرْقُبُوْا فِیْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً (۹/۸) — اگر تم پر وہ قابو پالیں تو نہ قرابت کا لحاظ کریں اور نہ عہد کا۔

۴۔ اِصْر، اَصَرَ بمعنی کسی چیز میں گرہ لگانا۔ اور اسے زبردستی سے روک لینا (م۔ ل) اِصْر بمعنی جکڑ بندی بھاری بوجھ۔ رسم ورواج کے بندھن۔ شریعت کی حدود۔ قیود۔ بڑی ذمہ داری۔ گویا اس لفظ میں عہد ثقل اور حبس کا تصور پایا جاتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ (۷/۱۵۷) — وہ نبی ان پر سے (رسم ورواج کا) بوجھ اتارتا ہے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَاۤ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا (۲/۲۸۶) — اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ (شریعت کی حدود قیود) نہ ڈال جیسا تونے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔

۵۔ مِیثَاق، الوثاق اس رسی یا زنجیر کو کہتے ہیں جس سے کسی چیز کو کس کر باندھا جائے۔ اور میثاق وہ عہد وپیمان یا اقرار ہے جسے مؤکد کیا گیا ہو (مف) یا ضبط تحریر میں لاکر فریقین معاہدہ کو پابند کردیا گیا ہو۔ ارشادِ باری ہے:

اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ (۴/۸۹) — مگر جو لوگ ان لوگوں سے جاملے ہوں جن میں اور تم میں (صلح کا) عہد ہو۔

٦۔ عُقُود: عَقَدَ بمعنی گرہ لگانا۔ اور عُقْدَۃ بمعنی گرہ گانٹھ (ج عُقَد) مادی طور پر بھی مستعمل ہے جیسے فرمایا:

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (۱۱۳/۴) — اور گانٹھوں پر (پڑھ پڑھ کر) پھونکنے والیوں کی برائی سے (بھی اللہ سے پناہ مانگتا ہوں)

اور معنوی طور پر بھی جیسے عَقْدُ الْبَیْعِ، عَقْدُ النِّکَاح اور عَقْدُ الْعَهْد۔ جس کا معنی معاہدہ کو ایسا مضبوط کرنا ہے جیسے گانٹھ لگادی گئی ہو۔ اور ابن الفارس کے نزدیک عقد، شدّت وثوق پر دلالت کرتا ہے (م۔ ل) گویا ایسا عہد جو میثاق سے بھی مضبوط تر ہو۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا گنہگار ہے جو گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھے۔ بدمعاش۔ ارشادِ باری ہے:

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِيْ سِجِّيْنٍ۔ (۸۳/۷) — سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سجین میں ہیں (جالندھری)
عمل نامہ گنہگاروں کا سجین میں ہے (عثمانیؒ)

ماحصل: (۱) اٰثِم: کبھی کبھار گناہ کے کام کرنے والا۔ اَثِیم: جس کی طبیعت ہر وقت گناہ کے ارتکاب پر آمادہ ہے۔

(۲) خَاطِئ: ایسا گنہگار جس سے بھول چوک سے گناہ ہو جائے۔

(۳) مُجرِم: کسی بڑے گناہ کا مرتکب۔

(۴) فَاسِق: ایسا نافرمان یا گنہگار جو گناہ کو گناہ سمجھتا ضرور ہو۔

(۵) فَاجِر: ایسا گنہگار اور بدکردار جو ڈھیٹ بن چکا ہو اور گناہ کو گناہ بھی نہ سمجھتا ہو۔ بدمعاش۔

۱۶۔۔۔گندگی۔۔۔نجاست

کے لیے تَفَثٌ، رِجْزٌ، رُجْزٌ اور رِجْسٌ کے الفاظ قرآن کریم میں استعمال ہوئے ہیں۔

۱۔ تَفَثٌ: تَفِثَ بمعنی کسی چیز پر میل کچیل کا چڑھ جانا۔ اور قَضٰی تَفَثَ بمعنی ایسی میل کچیل کو دور کرنا (منجد) اور ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ناخنوں کا کاٹنا، لبوں کا کترنا، خوشبو لگانا۔ اور نکاح کے علاوہ باقی تمام اشیاء جو محرم پر حرام ہوتی ہیں ان کا استعمال ہے (م۔ل) بمعنی بدن کی صفائی جس میں ناخن کاٹنا اور بڑھے ہوئے بال تراشنا، نہا دھو کر میل صاف کرنا اور بعد میں صاف ستھرے کپڑے پہن کر خوشبو وغیرہ لگانا سب کچھ قضی تفث میں شامل ہے۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (۲۲/۲۹) — پھر (حاجی لوگ قربانی کے بعد) وہ اپنا میل کچیل دور کریں، نذریں پوری کریں اور قدیمی گھر (بیت اللہ) کا طواف کریں۔

۲۔ رِجز: رَجَزَ بمعنی اضطراب پیدا کرنا۔ اور رَجَزَ فُلَانٌ بمعنی اس نے بحر رجز پر شعر پڑھے۔ اور رجزیہ اشعار وہ ہوتے ہیں جو دورانِ جنگ لڑائی پر ابھارنے کے لیے پڑھے جاتے ہیں۔ اور عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ میں رجز بمعنی اضطراب پیدا کر دینے والا ہے۔ اور رِجز سے مراد وہ شیطانی وساوس ہیں جو دل میں اضطراب اور بری خواہشات پیدا کرتے رہتے ہیں (مف۔ منجد) ارشادِ باری ہے:

اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ (۸/۱۱) — جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں اونگھ (کی چادر) چڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسایا کہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کرے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کرے۔

یہاں رجز الشیطن سے مراد وہ شیطانی وساوس ہیں جو جنگ بدر میں شکست کی صورت میں دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنوں میں آتا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ (۳/۴۵) — حضرت عیسیٰ دنیا اور آخرت میں با آبرو اور (اللہ کے) مقرب لوگوں میں سے ہوگا۔

۲۔ دَنٰی: بالعموم فاصلہ کی نزدیکی کے لیے استعمال ہوتا ہے (فق ل ۴۵) اور دُنیا بمعنی نزدیک کا عالم۔ موجودہ کائنات (ضد آخرت) قرآن میں ہے:

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى (۵۳/۸) — پھر نزدیک ہوا پھر لٹک آیا۔

اور کبھی قدر و منزلت کے گر جانے کے لیے بھی آتا ہے۔ اَدْنٰی بمعنی خسیس کمتر۔ کہتر (ضد اعلیٰ) ارشادِ باری ہے:-

اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِيْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ (۲/۶۱) — کیا تم بہتر چیز کے بدلے ناقص چیز بدلنا چاہتے ہو۔

اور وقت کی نزدیکی کے لیے اَدْنٰی کا استعمال تقریباً تقریباً یا اندازاً کے معنوں میں ہوتا ہے جیسے فرمایا:-

اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ (۷۳/۲۰) — تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب قیام کرتے ہو۔

۴۔ اَزِفَ: وقت کی نزدیکی کے لیے آتا ہے اور اس میں وقت کی تنگی کا مفہوم پایا جاتا ہے، کہتے ہیں اَزِفَتِ الشُّخُوْصُ بمعنی کوچ کا وقت قریب آ پہنچا (مف) اور قیامت کو اٰزِفَۃ کا نام اس لیے دیا گیا ہے، کہ اس کی آمد میں وقت تھوڑا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْاٰزِفَةِ (۴۰/۱۸) — اور انہیں نزدیک آنے والے دن سے ڈرائیے

۵۔ زَلَفَ: درجہ اور مرتبہ میں نزدیکی کے لیے آتا ہے (م۔ل) ارشادِ باری ہے:

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ (۳۸/۴۰) — اور سلیمان کے لیے ہمارے ہاں قرب اور عمدہ مقام ہے۔

اور قریب کرنا۔ قریب لانا۔ پاس پہنچانا کے لیے اَزْلَفَ آتا ہے اور اس میں قدر و منزلت کا مفہوم ضروری نہیں ہوتا۔ جیسے فرمایا:

وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ (۸۱/۱۳) — اور جب جنت قریب لائی جائے۔

۶۔ قَابَ (الارض) بمعنی زمین کو گول کھودنا اور قَاب بمعنی مقدار۔ اندازہ۔ کمان کے کونہ سے قبضہ تک کا فاصلہ۔ محاورہ ہے ھو علی قاب قوسین بمعنی وُہ نہایت قریب ہے (منجد) ارشادِ باری ہے:

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى (۵۳/۹) — تو (ہوا وُہ) دو کمان کے فاصلے پر یا اس سے بھی کم (جالندھری)

۷۔ اِقْتَرَنَ: قَرَنَ اس رسی کو بھی کہتے ہیں جس کے ساتھ دو اونٹوں کو باندھا جائے۔ اور قرین بمعنی ہم نشین (مف) اور قَرَنَ بمعنی ایک چیز کو دوسری کے قریب رکھا اور قَرَنَ الثَّوْرَيْنِ بمعنی ایک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہے جس کی جمع اَسْوَاق آتی ہے)

۵۔ شَطْأٌ: بمعنی کونپل۔ یا درخت کے گرداگرد سے نکلنے والی شاخیں اور پتے (منجد) ارشاد باری ہے،

كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ (۴۸/۲۹) کھیتی کی طرح جس نے (پہلے زمین سے) اپنی کونپل نکالی۔ پھر موٹی ہوئی پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔

۶-۷۔ فَرْع اور فَنَن کے لیے دیکھیے "شاخ"

۸۔ عُرْجُوْن: کھجور کے گچھے کی جڑ جو ٹیڑھی ہوتی ہے اور گچھے کے کاٹنے کے بعد درخت پر خشک ہو کر باقی رہتی ہے (منجد) قرآن میں ہے،

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ (۳۶/۳۹) اور چاند کی ہم نے منزلیں مقرر کر دیں حتیٰ کہ وہ (گھٹتے گھٹتے) کھجور کی پرانی شاخ کی طرح ہو جاتا ہے۔

۹-۱۱۔ طَلْع۔ قِنْوَان اور قُطُوْف کے لیے دیکھیے ___ خوشہ ___

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ پھل کے لیے دیکھیے ثمر ___

۱۳۔ ورق۔ بمعنی پتا (ج اوراق) ورق الشجر بمعنی درخت کا پتا۔ اور ورق الکتاب بمعنی کتاب کا ورق۔ ارشاد باری ہے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (۶/۵۹) اور کوئی پتہ نہیں جھڑتا مگر وہ اس کو جانتا ہے۔

۱۴۔ حَبّ: بمعنی دانہ خواہ کسی بھی غلے کا ہو اور بیج بھی۔

۱۵۔ نَوٰی: بمعنی گٹھلی اور نَوَّاء بمعنی گٹھلی فروش۔ اور نِیَّۃ بمعنی دل کا ارادہ اور قصد (منجد) ارشاد باری ہے:

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى (۶/۹۵) بیشک اللہ ہی پھوڑ نکالتا ہے دانہ اور گٹھلی

۱۶۔ شَوْکَۃ: بمعنی کانٹا ___ دیکھیے آلاتِ جنگ ___

۱۷۔ سُنْبُل: سَنْبَلَ الزَّرْعُ بمعنی کھیتی کا بالیاں نکالنا۔ اور سُنْبُل بمعنی گیہوں یا جو کی بالی۔ واحد سُنْبُلَۃ (ج سُنْبُلٰت) (منجد) قرآن میں ہے:

كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ (۲/۲۶۱) اس دانے کی طرح جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو سو دانے ہوں۔

قرآن کریم میں یہ لفظ خوشہ کے معنوں میں بھی آیا ہے جو گندم یا جو کی بالی پر لگتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ خوشہ سمیت بالی کو محیط ہے۔ قرآن میں ہے:

وَسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ (۱۲/۴۳) اور سات خوشے سبز ہیں اور دوسرے سات سوکھے۔

۳ ___ (ا) ___ اعضائے بدن

۱۔ رَأْس: بمعنی سر ج رُءُوْس۔ اور رَأَسَہٗ بمعنی سر پر مارنا۔ اہل عرب کا دستور ہے کہ جزو اشرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ